ضبط و ترتیب : مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہ العالی

اور دیگر اکابرین کی جامعہ حقانیہ آمد اور ایک محفل علم و سلوک کا حسین منظر

دو نئی کتابوں ''مولانا سمیع الحق : حیات و خدمات''
اور "Afghan Taliban War of Ideology" کی تقریب رونمائی

۱۷؍اپریل بروز منگل ایک بجے حضرت الاستاذ مولانا عبد القیوم حقانی کا فون آیا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا کہ ''ڈیڑھ بجے تک جامعہ حقانیہ آجاؤ۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے خلف الرشید شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلویؒ دارالعلوم حقانیہ تشریف لا رہے ہیں، آپ بھی آجائیں تاکہ ان کی میزبانی ہوجائے' تم قلم کاغذ سنبھالو تاکہ چلیں'' استاذ العلماء مولانا محمد زمان حقانی (مصنف المصنفات فی الحدیث) صاحبزادہ مولانا حافظ محمد قاسم حقانی اور مولانا عبد الغنی حقانی بھی ساتھ ہوئے اور یوں یہ قافلہ اکابر و مشائخ سے زیارت، ملاقات، اور استفادہ کی غرض سے اکوڑہ پہنچا۔

حیات و خدماتِ سفیرِ امن

قارئین کے علم میں ہے کہ حقانی نے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے ''حیات اور خدمات'' پر کتاب لکھی ہے جو دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، اس کے پچاس نسخے بھی ساتھ لے گئے، تاکہ اکابر ومشائخ کی خدمت میں پیش کئے جاسکیں، جیسے ہی حضرت مولانا سمیع الحق کے حجرے میں داخل ہوئے تو کیا دیکھا وہی منظر تھا جو شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی تشریف آوری کے موقع پر دیکھا تھا، اکوڑہ خٹک کے راستے گلیاں دریا کی موجوں کی طرح ٹھاٹیں مارتے ہوئے دارالعلوم کی طرف رواں دواں تھیں، ہر کسی کی خواہش تھی کہ حضرت مولانا طلحہ کاندھلوی سے ملاقات ومصافحہ کی سعادت نصیب ہو اور ان کے ارشادت وملفوظات سے محظوظ ہوں، حضرت مولانا سمیع الحق کی حجرے میں عوام، خواص، علماء اور طلبہ کا

* ناظم تعلیمات جامعہ ابوہریرہ

ہجوم تھا، ہر کوئی ایک جھلک دیدار کے لئے ترستا تھا، حضرت الاستاد مولانا حقانی کے لئے دروازہ کھولا گیا جہاں مہمانِ گرامی تشریف فرما تھے وہاں تشریف لے گئے، حضرت مولانا سمیع الحق نے جیسے ہی حضرت حقانی کو دیکھا تو فوراً حضرت کاندہلوی سے تعارف کرایا کہ:

''مولانا عبدالقیوم حقانی درجنوں کتابوں کے مصنف ہیں، آج کل شرح صحیح مسلم لکھ رہے ہیں''۔

حضرت حقانی حضرت کے پاس پہنچے، مصافحہ و معانقہ کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق نے قریب نشست پر بٹھایا۔

حضرت حقانی نے حضرت کاندہلوی کی خدمت عالیہ میں اپنی نئی کتاب ''مولانا سمیع الحق: حیات و خدمات'' پیش کی تو حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ میں کیا اور میری سوانح کیا؟ اگر ضرور لکھنا ہے تو میری زندگی کے بعد لکھو'' مولانا کاندہلوی نے کتاب لی اور الٹتے پلٹتے رہے، اور دونوں حضرات (سوانح اور مؤلف) کو دعائیں دیتے رہے اور حاضرین آمین کہتے رہے۔

بزرگان دین کا اجتماع

مولانا کاندہلوی کے علاوہ دیگر اکابرین سے کمرا بھرا ہوا تھا، مولانا حقانی پیر طریقت مولانا عبد الحفیظ مکّی مدظلہ اور پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ سے بھی ملے اور انہیں بھی ''حیات و خدمات'' کے نسخے پیش کئے، کربوغہ شریف کے پیر طریقت حضرت مولانا مفتی مختار الدین مدظلہ، مولانا سید عدنان کاکاخیل، مولانا فضل علی حقانی (ممبر نظریاتی کونسل وسابق وزیر تعلیم خیبر پختونخوا) کراچی کے مولانا محمد یحییٰ مدنیؒ کے صاحبزادے مولانا محمد یوسف مدنی جو کئی کتابوں کے مؤلف اور مصنف ہیں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے فرزند مولانا یحیٰی لدھیانوی، مفتی خالد، مولانا اسرار ناظم اقراء سکول سسٹم، دیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر خان بہادر خان مروت بھی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ و خدام اور قرب و جوار کے علماء اور زعماء بھی تشریف فرما تھے۔

ایک بڑھاپا سو بیماری

سب حاضرین میر محفل حضرت مولانا طلحہ صاحب اور مولانا سمیع الحق مدظلہما کی طرف متوجہ ہمہ تن ان کی گفتگو سن رہے تھے کہ اچانک سیدی وسید العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی مدظلہ تشریف لائے، حضرت شیخ نے مولانا سید عدنان کاکاخیل سے فرمایا کہ'' کراچی گیا تھا وہاں شہداء کے قبور کی زیارت بھی کی مولانا مفتی نظام الدین شہید اور مولانا جمیل خان وغیرہم'' کے قبور پر بھی جانے کی سعادت حاصل ہوئی، پھر ان شہداء کا تذکرہ فرماتے رہے، حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب کو بغرض آرام دوسرے کمرے میں لے جایا گیا، تو حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ حضرت شیخ بیمار ہیں لیکن میں نے ان سے درخواست کی تو

انہوں نے آج اہم پروگرام چھوڑ کر ہمارے یہاں آمادگی ظاہر فرمائی اس پر شیخ الحدیث حضرت مولانا شیر علی شاہ نے فرمایا کہ حضرت لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک بڑھاپا سو بیماری، اس پر مولانا سمیع الحق مدظلہ نے فرمایا کہ حضرت تھانویؒ نے لکھا ہے کہ ایک حکیم (ڈاکٹر) کے پاس ایک عمر رسیدہ مریض آئے اس نے کہا کہ کان میں تکلیف ہے، ڈاکٹر نے کہا کہ بڑھاپے کی وجہ سے ہے، مریض نے کہا کہ آنکھیں بھی دکھ رہی ہیں، ڈاکٹر نے کہا یہ بھی بڑھاپے کی وجہ سے ہے اسی طرح مریض اپنی بیماری کا شکایت کرتا اور ڈاکٹر یہی ایک جملہ کہتا کہ یہ بڑھاپے کی وجہ سے ہے، اس پر بابا کو غصہ آیا اور اور ایک لاٹھی اُٹھا کر ڈاکٹر کے سر پر دے ماری تو اس پر بھی ڈاکٹر نے کہا کہ یہ بھی بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔

جامعہ زکریا کا اجتماع اور ٹیلیفونک خطاب

حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدظلہ نے فرمایا کہ ان حضرات کی تشریف آوری مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی اور مولانا عبدالحفیظ مکی کے احسانات ہیں کہ اتنے معزز مہمان تشریف لائے، حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ ہاں! ایسا ہی ہے کل میں بھی انکے جلسے میں گیا تھا اور تا حد نگاہ لوگ جمع ہوئے تھے، میں جب راستے پر جا رہا تھا تو آپکی (حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ) کی آواز آرہی تھی، میں نے ساتھی سے کہا کہ مولانا شیر علی شاہ بھی آئے ہیں؟ ساتھی نے کہا کہ نہیں یہ کسی اور کی آواز ہے جب سٹیج پر پہنچا تو آواز تھی مگر صاحبِ آواز غائب تھا بعد میں سمجھا کہ آپ نے بھی الطاف حسین کا کام شروع کیا ہے یعنی ''ٹیلیفونک خطاب'' اس ظریفانہ جملے پر سب حضرات ہنسے، حضرت شیخ نے فرمایا: میں ہمیشہ جاتا ہوں لیکن اس دفعہ امراض کی وجہ سے نہ جاسکا، مولانا عبدالقیوم حقانی سے مولانا ہزاروی نے فرمایا کہ آپ کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔

لمحہ بہ لمحہ رپورٹ

حضرت حقانی نے فرمایا کہ مجھے عزیزم محمد قاسم تقریب کے لمحہ بہ لمحہ رپورٹ سے آگاہ کرتے رہے لیکن آپ کو میرے حالات کا علم ہے، پہلے سے وقت دیا ہوا تھا، پھر وہاں سے کچھ گھریلو معاملات آڑے آئے، جس کی وجہ سے اجتماع میں شرکت کی سعادت سے محروم رہا۔ مولانا ہزاروی نے فرمایا: ہاں! مجھے آپکے مصروفیات کا علم ہے خود میرے ساتھ بھی اس طرح ہی ہوتا ہے۔

مولانا ہزاروی کے خدمات

حضرت شیخ مدظلہ نے اضیاف سے فرمایا: مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کے ہم سب شکر گزار ہیں کہ انکی برکت سے ملاقات ہوئی انہوں نے حضرت شیخ مولانا عبدالحقؒ کی بڑی خدمت کی، مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی آخری عمر میں خوب خدمت کی حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کی خدمت میں بھی رہے حضرت مولانا ہزاروی نے عرض کیا: کہ یہ سب آپ حضرات اور اکابر کی اور دارالعلوم کی برکتیں ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کا ذکرِ خیر

حضرت شیخ نے فرمایا: کہ میں دس، پندرہ سال مدینہ منورہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی زیارت و استفادہ سے بہرور ہو چکا ہوں، میں نے بڑے بڑے مشائخ وعلماء کو دیکھا ہے کہ وہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے سامنے فرش پر تشریف فرما ہوتے تھے اور حضرت شیخ الحدیث چارپائی پر جلوہ افروز ہوتے تھے، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ، حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور دیگر بہت سارے حضرات دیکھے ہیں، مگر تنہا حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی تھے کہ انہیں حضرت شیخ الحدیثؒ چارپائی پر بٹھاتے، جب دونوں جلوہ افروز ہوتے تھے تو ایک عجیب منظر ہوتا تھا، حضرت حافظ الحدیث مسلسل احادیث نبویہ ﷺ بیان کرتے تھے اور حضرت شیخ الحدیث پورے وجد وکیف کی حالت میں سنتے رہتے تھے۔

علم و حکمت کے سمندر

حضرت شیخ مدظلہ نے مزید گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: کہ ایک دفعہ "جامعہ علوم الشرعیۃ (مدینۃ منورۃ)" کی چھت پر حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ نے جامعہ اسلامیہ کے طلبہ کو تین گھنٹے مسلسل بیان فرمایا، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ بھی تشریف فرما تھے، قاری طیبؒ کی تقریر کا موضوع تھا ''کعبہ اوّلِ عالم' اصلِ عالم اور مرکزِ عالم'' اللہ اکبر! علم وعرفان اور حکمت کے سمندر تھے میں نے وہ تقریر لکھ کر ''ماہنامہ الحق'' کو بھی بھیجی تھی۔

تبلیغی جماعت مدینہ منورہ میں

فرمایا: مدینہ منورہ میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے مخالفین بھی تھے، ایک میجر تھے اسلم نام تھا، اس نے کتاب لکھی "جماعۃ التبلیغ مالھا وماعلیھا" اللہ کی شان اس کو اسی سال امریکہ میں کسی نے قتل کر دیا، فرمایا: کہ تبلیغی جماعت کی بڑے بڑے علماء دفاع کرتے تھے، عبداللہ بن باز اور ابوبکر الجزائریؒ وغیرہم، کسی نے شیخ بن باز سے کہا کہ یہ جماعت ایسی ہے، ویسی ہے تو آپ نے فرمایا: "جماعۃ التبلیغ اکبر......فی العالم" بھی لکھی گئی، جس وقت ہم وہاں تھے تو مسجد نبوی ﷺ سے تشکیل بھی ہوتی تھی مولانا عبدالحفیظ مکی کے والد گرامیؒ ملک عبدالحق مرحوم تشکیل فرماتے تھے ایک دفعہ تقریباً ۱۰۵ جماعتیں نکلی تھیں، مولانا سعید خان عجیب انسان تھے، ان کی باتیں الہامی ہوتی تھیں سہارن پور کے فاضل تھے، ہم بھی ان کے ساتھ جاتے تھے لیکن جب ۱۴۰۰ھ میں ایک فتنہ رونما ہوا، مہدی کا دعویٰ کیا گیا، تو اسی وقت سے پابندی لگی۔

سفرِ ہندستان: فرمایا: ہم بھی اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ چند ماہ پہلے ہندوستان گئے تھے، سہارنپور میں حضرت مولانا طلحہ کے ساتھ رہے مولانا ارشد مدنیؒ کو دیکھا تو سوچا کہ حضرت مدنیؒ کا کیا حال ہوگا حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا: ہاں! یقیناً انکا تو ثانی نہیں تھا۔

بڑا کام:

حضرت شیخ نے فرمایا: حضرت شیخ الحدیث کے مکان کو دیکھا ان کا خاص کمرہ دیکھا تو حیران رہ گئے کہ اتنی چھوٹی اور معمولی سی جگہ سے اتنا بڑا کام کر گئے اور بستی نظام الدین میں مولانا الیاسؒ کا مکان دیکھا وہ بھی بہت سادہ اور معمولی تھا مگر اللہ تعالیٰ نے فیض کتنا پھیلایا پورے عالم میں۔

فقر و غربت علماء کی نشانی

حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا: بہت چھوٹا کمرہ تھا، بہت مشکل سے چڑھتے تھے مگر اس کمرے سے کیا کیا کام ہوئے، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے فرمایا یہ چھوٹا کمرہ رہائش گاہ بھی تھا، خانقاہ اور تصنیف و تالیف کی جگہ اور کتب خانہ بھی، مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم نے فرمایا: کہ یہ کام بلڈنگوں اور محلات سے نہیں ہوتا یہ سلسلہ فقر و غربت سے چلا ہے۔ اس دوران شیخ الحدیث حضرت مولانا سعید اللہ شاہ مدظلہ سابق شیخ الحدیث جامعہ درویش پشاور خلیفہ مجاز مولانا مفتی مختار الدین مدظلہ تشریف لائے، حضرات اکابر وعلماء سے ملے اور اپنے پیر و مرشد کے قدموں میں بیٹھ گئے مولانا مفتی مختار الدین کربوغہ شریف کی امامت میں ظہر کی نماز ادا کی گئی نماز کے دوران شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ باباجی اور شیخ التفسیر مولانا عبد الحلیم المعروف دیر باباجی تشریف لائے، حضرت کاندھلوی سے ملے حضرت مولانا دیر باباجی نے حضرت امام لاہوری کے تفسیری افادات پر مشتمل کتاب پیش کی۔

حضرت کی بچوں سے شفقت اور قرآن کی تلاوت

حضرت مہتمم صاحب کے گھر پر مدیر "الحق" کے صاحبزادے محمد عمر کو سورۃ اخلاص پڑھائی، پھر بعد میں مولانا سلمان الحق کے صاحبزادے محمد طٰہٰ، مولانا عرفان الحق کے صاحبزادے محمد معز کو بھی تلاوت کروائی، اور خاندان کے تمام بچوں کو پچاس پچاس روپے تبرکاً دیئے اور سب بچوں کے ساتھ شفقت و محبت فرمائی اور حضرت مولانا مفتی سیف اللہ کے پوتے محمد ثانی اور مولانا راشد الحق کی ایک سالہ بیٹی شفا راشد کو حضرت کاندھلوی نے دم کرایا۔ اس کے بعد خاندان حقانی کی خواتین کو پردے میں بیعت و نصیحت فرمائی۔

مزار شیخ الحدیثؒ پر حاضری

حضرات اکابر مزار شیخ الحدیث مولانا عبد الحقؒ کی طرف روانہ ہوئے مزار پر فاتحہ خوانی اور ایصال ثواب کیا، مولانا طلحہ صاحب دیر تک مراقبہ کی حالت میں رہے بعد ازاں دار الحدیث روانہ ہوئے تو وہاں کا منظر دیدنی تھا، مزار سے دار الحدیث تک دو رویہ طلبہ کھڑے تھے استقبال کر رہے تھے انتظامیہ اور خدام کے حصار میں دار الحدیث پہنچے، وہاں مولانا حامد الحق حقانی نے مائیک سنبھالا، مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا اور پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کو دعوت خطاب دی۔

پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کا خطاب

پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے بعد از حمد وصلوٰۃ فرمایا: حضرات علماء اور طلباء! آپ کو معلوم ہے کہ یہ مہمان ہندوستان سہارنپور سے تشریف لائے ہیں، نہایت معزز اور نازک مہمان ہیں، ریحانۃ الہند شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کے فرزند ارجمند ہیں اور یہ پیدائشی ولی اللہ ہیں، آپ حضرات سے گزارش ہے کی ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے، ہمارے اکابر ہمیں ادب سکھاتے، میں بھی دارالعلوم کا خادم ہوں یہاں پڑھا ہوں، جب کوئی بزرگ تشریف لاتا تو حضرت شیخ الحدیثؒ فرماتے کہ ادب کرنا ہے تو ہم انتہائی احترام کرتے، یہ ادب نہیں کہ بزرگ پریشان ہوجائیں، یہ زیارت بڑی سعادت ہے، اس وقت صرف زیارت کریں اور درود شریف پڑھا کریں، دارالعلوم حقانیہ ایک روشن نام ہے آپ نے ان کو مزید روشن کرنا ہے، ادب کا مظاہرہ کریں کہ یہ علماء جاکر وہاں ادب واحترام کا تذکرہ کریں، بس آپ کا کام درود شریف پڑھنا اور حضرت کا دیدار ہے، حضرت کی نظر تم پر پڑے گی اور بیعت اور احادیث کی اجازت بھی دیں گے۔ان شاء اللہ۔

حضرت ہزاروی کی تقریر وہدایات کے بعد تلاوت قرآن کیلئے دورہ حدیث کے طالب علم کو دعوت دی گئی۔

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق کے استقبالیہ کلمات

تلاوت کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ نے استقبالیہ کلمات ارشاد فرمانے کیلئے مائیک تھاما، بعد از حمد وصلوٰۃ ارشاد فرمایا: ہمارے لئے انتہائی خوشی، مسرت اور سعادت کا مقام ہے کہ محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کے جانشین اور صاحبزادے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہ دارالعلوم رونق افروز ہوئے ہیں، آج ہمارے لئے عید کا دن ہے، ہم اتنے خوش ہیں کہ خوشی کا اندازہ آپ نہیں لگا سکتے۔

فیوضات شیخ الحدیث کاندھلویؒ

شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ سے ہماری خط وکتابت جاری رہتی تھی، لیکن بدقسمتی سے ان کا دورہ سرحد نہ ہوا، لاہور، راولپنڈی، کراچی آنا ہوتا تھا ہم بھی حاضر خدمت ہوتے تھے۔ان کی دعائیں اور بے شمار خطوط ہمارے پاس جمع ہیں ''مکاتیب مشاہیر'' میں ان کے خطوط بھی چھپے ہیں، اب بحمداللہ شیخ الحدیث کے فیوضات کی دنیا بھر میں اشاعت ہو رہی ہے، سینکڑوں زبانوں میں انکی کتابوں فضائل اعمال وغیرہ کے تراجم ہوئے، تقریباً ہر مسجد میں لوگ روزانہ ان کی فیوضات سے بہرہ ور ہوتے ہیں اس تمام تبلیغی نصاب اور فیوضات کا سرچشمہ حضرت شیخ الحدیث کاندھلویؒ کی ذات اقدس ہے، آج ہمارے لئے انتہائی خوشی اور مسرت کی بات ہے کہ حضرت شیخ الحدیث کے صاحبزادے راولپنڈی تشریف لائے میں نے مولانا سے درخواست کی کہ اکوڑہ خٹک تشریف لائیں آپ کے ملک بھر میں پہلے سے طے شدہ پراگرام تھے، آج مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی

نے خوشخبری سنائی کہ حضرت نے سارے پروگرام چھوڑے اور دارالعلوم تشریف لارہے ہیں میرے پاس شکریہ کے الفاظ نہیں لیکن میں حضرت کو بتانا چاہتا ہوں کہ دارالعلوم حقانیہ خالصتاً دارالعلوم دیوبند، مظاہرالعلوم اور سہارنپور کا فیض ہے حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور کئی موقعوں پر فرمایا کہ دارالعلوم حقانیہ دیوبند ثانی ہے، بلکہ ایک موقعہ پر فرمایا: میں دارالعلوم حقانیہ کو عین دارالعلوم دیوبند سمجھتا ہوں ہمارے شیخ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کے اجل اور خاص تلامذہ میں سے تھے، دارالعلوم دیوبند میں استاد تھے، ۱۹۴۷ء رمضان وشعبان کی تعطیلات میں حضرت گھر تشریف لائے تو اسی رمضان میں پاکستان بنا، فسادات شروع ہوئے، راستے بند ہوگئے تو آٹھ دس طلباء جو دیوبند وسہارنپور میں پڑھتے تھے، حضرت کے پاس آئے کہ جب تک راستے کھلتے ہیں تو آپ ہمیں یہاں پڑھائیں، اللہ تعالیٰ کو وہی فیض یہاں منظور تھا، سنٹرل ایشیاء اور افغانستان کے طلبہ یہاں پڑھنے آتے تھے اس چھوٹے سے گاؤں سے اللہ تعالیٰ نے دیوبند وسہارنپور کا فیض جاری فرمایا، یہ آپ حضرات کی دعاؤں اور توجہات کی برکت ہے یہ اکوڑہ خٹک کی سرزمین نہایت تاریخی اہمیت کی حامل ہے سید احمد شہید اور ان کے رفقاء نے یہاں سے جہاد شروع کیا تھا اور جو جہاد انہوں نے شروع کیا تھا وہ رکا نہیں اسی جہاد کے تسلسل میں دیوبند اور سہارنپور کے علماء اور فضلاء نے انگریز سامراج کو ہندوستان سے نکالا اور دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور طلباء نے پہلے روس کو شکست فاش دی اور اب امریکہ کو بھی شکست دی، الحمدللہ تحریک طالبان افغانستان میں کثیر تعداد حقانی فضلاء کی ہے، افغان جہاد کے بڑے بڑے زعما مولانا محمد یونس خالص اور مولانا جلال الدین حقانی وغیرہ یہیں سے پڑھے ہیں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے شہدائے بالاکوٹ کی تحریک کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ پانچ سو سال بعد پہلی باقاعدہ منظم جہاد تھا، جس میں جس میں جزیہ وغیرہ سب احکام تھے، تو میں عرض کررہا تھا کہ سید صاحب نے جہاد کا آغاز یہیں سے کیا تھا پھر دریا کے پار معیار کے ایک جنگ لڑی گئی جس میں سید الطائفہ مولانا امداداللہ مہاجر مکیؒ کے دادا پیر (مولانا نور محمد جنجانویؒ کے پیر) حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ بھی شہید ہوئے ظالموں نے ان شہداء میں بعض کا مثلہ بھی کیا تھا سرتن سے جدا کئے تھے پھر ان کو ایک اجتماعی قبر میں دفن کیا گیا ان کا مزار بھی یہیں ہمارے قریب مردان میں ہے یہ انہی شہداء کی خون کی برکت ہے کہ روس سوویت یونین اور امریکہ ونیٹو کو شکست ہوگئی، ان شاء اللہ یہ خون رائیگاں نہیں جائے گا، اسی کی برکت سے اسلامی نظام کا پرچم بھی لہرایا جائے گا۔

دارالعلوم حقانیہ دارالعلوم دیوبند کی اولاد ہے، ہم آپکے انتہائی ممنونِ احسان اور شکرگزار ہیں کہ دارالعلوم کو قدوم میمنت کے لزوم سے نوازا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدظلہ کا خطاب

حضرت مولانا یوسف شاہ حقانی نے مائیک شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ المدنی مدظلہ کو دیا حضرت شیخ الحدیث نے حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا:

میں تو اس قابل نہیں ہوں کہ اتنے عظیم بزرگوں اور اولیاء، قطب الاقطاب کے سامنے لب کشائی کروں، آپ یقین جانیں مجھے اتنی خوشی اور فرحت نصیب ہوئی کہ بیان نہیں کرسکتا، اللہ تعالیٰ نے ہمارے دارالعلوم حقانیہ کو اسی خصوصیت سے نوازا ہے کہ بڑے بڑے اکابر زعماء یہاں تشریف لاتے ہیں، میرے پاس الفاظ نہیں کہ ان حضرات بالخصوص حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب کا شکریہ ادا کروں، یہ شیخ الحدیث مولانا زکریا کی نشانی ہیں، مجھے بھی بحمد اللہ پندرہ، سولہ سال حضرت شیخ الحدیثؒ کی زیارت نصیب ہوئی ہے، حضرت شیخ الحدیثؒ کے مجلس میں بڑے بڑے علماء شریک ہوتے، جیسے حضرت بنوریؒ، حضرت درخواستیؒ، شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ، مفتی محمودؒ اور حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ یہ سب جب مدینہ منورہ تشریف لاتے تو ان کے ساتھ میں بھی حضرت شیخ الحدیثؒ کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا حضرت شیخ الحدیثؒ کا چہرہ روحانی اور درخشندہ تھا، اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا رعب دیا تھا۔

سعودی حکمران (آل سعود) بھی حضرت شیخ الحدیث کی زیارت کے لئے آتے تھے، شیخ عبدالعزیز بن باز اور ابوبکر الجزائری جو کہ بہت بڑے واعظ تھے تبلیغی جماعت کی حمایت کرتے تھے۔

اکابرین دیوبند کے عالم اسلام پر بہت بڑے بڑے احسانات ہیں علمی، تحقیقی جہادی جو بھی میدان ہو علمائے دیوبند سب سے آگے ہیں، اپنے اکابر کی سوانح دیکھا کریں جو بزبان حال گویا ہے۔

تلک آثارنا تدل علینا   فانظروا بعدنا الاثار

کچھ ساتھیوں کے ہمراہ دیوبند، بستی نظام الدین اور سہارنپور جانا ہوا تو حیران ہوئے کہ حضرت مولانا الیاس اور مولانا زکریاؒ نے اتنے معمولی اور مختصر گھر سے کتنا بڑا کام کیا

فشرقھا فلیس للشرقھا مغرب   وغربھا فلیس للغرب مشرق

یہ اخلاص کی برکتیں ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ان حضرات کی آمد کو قبول فرمائے، سب حضرات کو دنیا و آخرت کی خوشیاں نصیب فرمائے، سب کو آقا ﷺ کے جھنڈے (لواء الحمد) کے تحت اپنے اکابر، مشائخ، اساتذہ اور والدین اور شتہ داروں کی معیت میں جگہ دیں اور آقا ﷺ کی شفاعت سے سرفراز کرتے ہوئے آقا ﷺ کے دست اقدس سے حوض کوثر نصیب فرمائے۔

شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ کے بیان کے بعد مولانا یوسف شاہ نے کہا کہ اب میں مصنف کتب کثیرہ، شارح صحیح مسلم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کو دعوت دیتا ہوں کہ خطاب کے لئے تشریف لائیں۔

مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کا خطاب

اکابر، علماء، اولیاء، اضیاف اور میرے اساتذہ موجود ہیں میں سمجھتا ہوں کہ مجھے خطاب نہیں بلکہ رونمائی کتاب کی بات کرنی چاہئے۔ آج استاذ مکرم محدث جلیل مولانا سمیع الحق صاحب کے حوالہ سے دونوں کتابوں کی تقریب رونمائی کا پروگرام تکوینی طور پر موجودہ علمی، روحانی منظر میں ڈھل گیا ہے۔

احقر ''مولانا سمیع الحق، حیات وخدمات'' پر گزشتہ پانچ سال سے کام کررہا تھا۔ جس کا ذکر اسی دارالحدیث میں مختلف تقریبات میں آپ مجھ سے سنتے رہے۔ اللہ کریم نے اپنا فضل وکرم فرمایا اور الحمدللہ کہ وہ عظیم تاریخی شہ کار دو جلدوں میں چھپ کر منظر عام پر آگیا ہے۔ جس میں حضرت کی ذات وصفات اور علمی کمالات کے حوالہ سے کم اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے خدمات، مساعی جمیلہ، تاریخ، تعلیم، ملک وملت دینی، علمی اور تبلیغی خدمات، نفاذ شریعت کے لئے بھرپور جدوجہد، فرق باطلہ کے تعاقب بالخصوص مغرب کی اسلام دشمنی، صلیبی دہشتگردی اور اس کے مجاہدانہ تعاقب کا مخلصانہ تذکرہ زیادہ ہے۔ کتاب میں جہاں کہیں بھی حضرت کا ذاتی ذکر آیا یا ان کے تقویٰ اور ذاتی اوصاف وکمالات مذکور ہوئے جن سے خودنمائی کا اظہار ہوتا تھا۔ حضرت نے انہیں قلم زد کردیا۔ حیات وخدمات ایک طالب علمانہ کوشش ہے اس کی قبولیت، محبوبیت اور روشن مستقبل کی ضمانت آج کا یہ حسین منظر اور مبارک لمحات ہیں کہ تقریب رونمائی کے اس پروگرام میں آج کے پہلے سے طے شدہ پروگرام میں حسن اتفاق اور اللہ تعالیٰ ہی کی عنایات سے حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی اور زعمائے قوم وملت تشریف فرما ہیں۔ جن کے مبارک ہاتھوں، توجہات اور دعاؤں سے کتاب کی تقریب رونمائی منعقد ہورہی ہے۔

دوسری کتاب "Afghan Taliban War of Ideology" جس میں صلیبی دہشتگردی اور اسکے بھرپور تعاقب کی تاریخ ہے اس سے قبل یہ کتاب اردو میں اولاً القاسم اکیڈمی اور پھر مؤتمر المصنفین نے شائع کی تھی، اسکی تالیف وترتیب کی سعادت بھی مجھے حاصل ہوئی، اب اس کا انگریزی ترجمہ اور تلخیص شائع ہوگئی ہے۔

دنیا بھر بالخصوص مغربی میڈیا کے معروف زعماء اور مشاہیر صحافی جامعہ دارالعلوم حقانیہ آتے رہے اور مولانا سمیع الحق صاحب سے جہاد افغانستان، طالبان افغانستان، دارالعلوم حقانیہ کا نصاب تعلیم، حقانیہ میں تعلیم وتربیت، مقاصد واہداف، مشن، وسائل، مصارف، ملا محمد عمر، اسامہ بن لادن، اسلامی جہاد اور پاکستان میں نفاذ شریعت کے حوالے سے انٹرویوز لیتے رہے۔ افغانستان میں افغان طالبان کی اسلامی حکومت کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہے۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی درسگاہیں، کلاس رومز، قیام گاہیں، کتب خانہ، دارالحدیث، لنگر خانے تک کو ٹٹولتے اور پرکھتے رہے۔ خود اساتذہ ودیگر طلبہ سے بھی کھود کرید کرتے رہے۔ مگر الحمدللہ انہیں بالآخر دارالعلوم حقانیہ کے نظامِ تعلیم وتربیت، نظم وضبط، نیک مقاصد اور قیام امن کے

سلسلہ میں مساعی جمیلہ کا اعتراف کرنا پڑا۔ اور آج عالمی سطح پر مولانا سمیع الحق مثبت کردار اور سفیر امن کی حیثیت نمایاں ہوئے۔ اس کتاب کے ذریعے پورے دنیا کو یورپ' امریکہ اور افریقہ کو یہ بتا دیا گیا ہے کہ اللہ کا قرآن، نبی کا فرمان، خانہ کعبہ، مسجد الحرام، مسجد نبوی، دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم مظاہر العلوم، سہارنپور اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ علماءِ حق اور مولانا سمیع الحق کا پیغام ایک ہے۔ قیامِ امن' نظامِ عدل اور تعلیم وتربیت اور پوری انسانیت کی فلاح اس کا ہدف ہے جو ازل سے ابد تک قائم ہے اور قائم رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

جب کتاب' علم وقلم سے تعلق اور ذوق پیدا ہو جائے تو وہ ترقی کا ذریعہ بنتا ہے مدح وستائش سے بالاتر ہو کر محض حقائق کا اظہار کرتے ہوئے کہنے دیجئے، کہنے دیجئے کہ علمی' مطالعاتی' تصنیفی اور تالیفی مزاج کے اس حقانی ماحول میں ہمارے مخدوم "صاحب سوانح" جیسے لوگ رہنمائی کے منصب پر فائز ہیں انکی سوچ آفاقی اور ذہن ادبی' علمی اور اشاعتی اور تحریکی ہے وہ اسلامی سیاست کی طرح قلم وکتاب کے ذریعہ بھی دلوں میں جگہ بنانا اور زندگی کو متاثر کرنا خوب جانتے ہیں آج یہ عظیم تاریخی اجتماع اور اکابر ومشائخ کی تشریف آوری اسکا شاہد عدل ہے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی نے حیات مولانا سمیع الحق کی دونوں جلدیں سٹیج پر مہمان خصوصی مولانا محمد طلحہ صاحب کاندھلوی کے مبارک ہاتھوں میں تھما دیں۔ حضرت نے بڑے احترام سے انہیں لیا۔ خوش ہوئے اور کتاب کی قبولیت کی دعائیں کیں۔ انگریزی کتاب "Afghan Taliban War of Ideology" بھی ان کے ہاتھوں میں پکڑوائی اور انہوں نے مبارک ہاتھوں میں لیا۔ اور قبولیت عنداللہ کی دعا فرمائی۔

مولانا عبدالحفیظ مکی دعائیہ کلمات

حضرت مولانا محمد یوسف شاہ حقانی نے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی مدظلہ کو دعوت خطاب دی، پہلے تو آپ معذرت کرتے رہے مگر حاضرین کے اصرار پر چند دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے، فرمایا: اللہ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ کو تا صبح قیامت قائم رکھے اور اکابر اسے دیوبند ثانی کہتے رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے فیض کو اور بھی عام وتام فرمائے، حضرت مولانا سمیع الحق اور دیگر اکابرین کا سایہ امت کے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔ آمین، اسکے بعد پیر طریقت حضرت مولانا مفتی مختار الدین شاہ کو دعوت دی گئی مگر انہوں نے فرمایا کہ اتنے بڑے بڑے اکابر اور مشائخ موجود ہیں ان کے سامنے بولنا بے ادبی ہے۔

مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہ کا خطاب

چنانچہ میر مجلس شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد طلحہ کو دعوت دی گئی آپ نے بغیر کسی تمہید کے فرمایا: اتنے بڑے بڑے مشائخ میں میں کیا عرض کروں بس اپنے مشائخ اور اساتذہ کا ذکر کروں گا (درخواست کی گئی کہ اجتماعی بیعت اور اجازت حدیث سے نوازیں) تو بیعت کے کلمات ارشاد فرمائیں اور فرمایا: کہ معمولات کا پرچہ

یہاں منگوائیں اور یہاں چھپوائیں تا کہ یہ لوگ محروم نہ ہوں اللہ تعالیٰ سب حضرات کو علم نافع نصیب فرمائیں،

فرمایا: میرا بچپن سہارن پور اور نظام الدین دونوں میں گزرا ہے چونکہ والد سہارنپور میں ہوتے تھے اور ننھیال نظام الدین میں، مولانا الیاس کو میں نے نہیں دیکھا مگر انہوں نے مجھے دیکھا ہے، میں چھوٹا تھا شعور نہیں تھا مگر انہوں نے اپنے نواسے ہونے کی وجہ سے بہت پیار اور شفقت فرماتے میری والدہ کو بلاتے کہ بیٹی! رات کو تو اس بچے کی وجہ سے نہیں سوئی کیونکہ یہ تیرا بچہ ہے اور میں تیری جاگنے کی وجہ سے جاگتا ہوں ظہر کے بعد میرا اسبق ہے تو تم سوجاؤ اور بچہ مجھے دو میرا بچپن اسی طرح گزرا ہے۔

فرمایا: میں نے درس نظامی کاشف العلوم سہارنپور میں پڑھا ہے یہاں تبلیغ کا انہماک تھا فرمایا مجھے اپنا بچپن یاد ہے حضرت رائے پوریؒ مجھے بیعت کرنا چاہتے تھے میرے استاد تھے، مولانا عبد المنان ان کا تعلق بھی حضرت مولانا عبد القادر رائے پور سے تھا، حضرت رائے پوری بہت مشکل بیعت کراتے تھے، چنانچہ اسی وقت میں بیعت نہیں ہوا، مولانا عبدالمنان سے یہ واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا: بیعت کیوں نہیں ہوئے، میں نے کہا: اب تک آپ سے پوچھے کوئی کام نہ کیا تو اتنا بڑا کام کیسے کرتا، استاذ نے فرمایا کہ حضرت رائے پوری سے میں بھی بیعت ہوں گا، چنانچہ ان حضرات کے ساتھ میں بھی بیعت ہوا، اور اس دن بہت سے مجاذیب بھی بیعت ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے سلوک طے کرایا۔

فرمایا: تعلیم کے ساتھ تصوف وسلوک میں نہیں لگنا چاہئے تعلیم کے لئے یکسوئی ضروری ہے فرمایا بعض طلبہ پڑھنے میں غفلت کرتے ہیں وقت ضائع کرتے ہیں پھر فراغت کے بعد کف افسوس ملتے ہیں مگر ہاتھ کچھ نہیں آتا، اس لئے توجہ اور یکسوئی سے پڑھو فراغت کے بعد تبلیغ میں سال لگائیں جیسے تعلیم میں انحطاط آرہا ہے اسی طرح تبلیغ میں انحطاط آرہا ہے مولانا الیاس اور مولانا یوسفؒ کے ملفوظات اور تقاریر پڑھیں، مواد مختصر مگر نافع ہیں جتنی محنت کروگے اتنی سہولت ملے گی اور جتنی لاپرواہی سے پڑھوگے تو ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔

فرمایا: بدنظری ایک تباہ کن بیماری ہے اس سے بچیئے "بدنظری کا علاج" کتاب ضرور پڑھیں استغفار کی کثرت کریں سبق کا ناغہ نہیں ہونا چاہئے۔ اجازت حدیث دیتے ہوئے فرمایا: میں نے حدیث کی کتابیں مولانا یوسفؒ، مولانا انعام الحسنؒ، مولانا عبید اللہؒ، مولانا منیر الدین یہ استاد الکل تھے ان سے زیادہ کتابیں پڑھی ہیں اور مولانا یعقوب سہارنپوریؒ سے ان سب حضرات سے مجھے جو اجازت حاصل ہے اسی سند کیساتھ آپکو بھی اجازت ہے۔

فرمایا: ہم نے دو سال میں دورہ حدیث پڑھا ہے اس وقت دورہ حدیث دو سال میں ہوتا تھا، حضرت نے بہت لمبی دعا کے ساتھ اپنی تقریر ختم کی، حضرت کے تقریر میں دو اہم باتیں رونما ہوئیں۔

(۱) ایک طالب نے حضرت کے خطاب کے دوران ان کی تصویر کھینچی، حضرت کی آنکھیں بند تھی لیکن جیسے ہی تصویر کھینچی گئی تو بہت غصہ ہوئے، طالبعلم سے موبائل چھینا گیا اور جو تصاویر کھنچیں تھی وہ مٹادی گئی، فرمایا

شرم نہیں آتی حرام کام کرتے ہوئے؟

(۲) ایک طالبعلم نے پسینہ صاف کرنے کیلئے ٹیشو پیپر پیش کیا اس سے بھی سخت ناراض ہوئے کہ یہ کیا بات ہے؟ کہ انگریزوں کی طرف سے جو بھی چیز ہمارے پاس آتی ہے ہم اسے اندھادھند قبول کرتے ہیں۔

مسجد کے سنگِ بنیاد کا منظر

دارالحدیث (ایوان شریعت ہال) سے طلبہ زیر تعمیر جامع مسجد شیخ الحدیثؒ تک دو رویہ کھڑے ہوئے درمیان میں حضرات مشائخ گذرتے ہوئے زیر تعمیر جامع مسجد تک پہنچے، جہاں حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہم اور دیگر مشائخ نے اپنے دست مبارک سے اینٹیں رکھیں، پھر انہوں نے اپنے جیب سے ۵۰۰ ریال مسجد کے چندہ میں دیئے، اور وہاں سے مولانا سمیع الحق کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوئے، تو راستے میں مولانا راشد الحق سمیع ایڈیٹر "ماہنامہ الحق" نے اپنے زیر تعمیر مکان کی بنیاد کے لئے حضرت سے اینٹ دم کرائی، حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے رہائش گاہ میں مہمانوں کے لئے ظہرانے کا انتظام کیا گیا تھا، مشائخ یہاں جمع ہوئے۔

پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ، حضرت الاستاد مولانا حقانی مدظلہ کے قریب تشریف فرما تھے، احقر دونوں حضرات کے سامنے بیٹھا، ان کی گفتگو غور سے سنتا رہا حضرت الاستاد مولانا حقانی نے فرمایا: رات کو مولانا سمیع الحق مدظلہ کا فون آیا، انہوں نے آپ کے اجتماع کے بارے میں فرمایا: کہ بہت بڑا اجتماع تھا بہت خوش تھے حضرت مولانا ہزاروی مدظلہ نے فرمایا: حضرت مولانا فضل الرحمٰن بھی تشریف لائے تھے، اسمبلی کا اجلاس جب ختم ہوا تو تشریف لائے، حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا: یہ مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کی کرامت ہے کہ اتنا بڑا اجتماع کرلیتے ہیں، مولانا محمد طلحہ صاحب سے فرمایا: حضرت مولانا محمد یوسفؒ ۱۹۶۳ء میں دارالعلوم تشریف لائے تھے ان کا خطاب بھی یہاں ہوا تھا، حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب نے فرمایا کہ مولانا محمد یوسفؒ کی ۲۷ تقاریر کراچی سے چھپی ہیں، مولانا سمیع الحق نے فرمایا: ۵۰، ۶۰ سال میں جو بھی اکابر دارالعلوم تشریف لائے ہیں، ان کی یہاں تقریریں ہوئی ہیں وہ ۱۰ر جلدوں میں منبر حقانیہ سے "خطباتِ مشاہیر" کے نام سے آئیگی۔

فرمایا: خطوط کا بہت بڑا ذخیرہ ۸ر جلدوں میں چھپا ہے، مولانا شاہد نے جب مکاتیب مشاہیر کو دیکھا تو ان کو بھی شوق ہوا کہ میں بھی چھاپوں گا، ہم نے مولانا شاہد کو لاہور کے حافظ انیس صاحب کو بھیجی کہ دیوبند اور سہارنپور پہنچائیں مگر انہوں نے واپس بھیج دیں، حضرت مولانا سمیع الحق نے حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہ فتاویٰ حقانیہ اور مکاتیب مشاہیر کی مکمل جلدیں پیش کیں، اس کے علاوہ حضرت طلحہ اور مولانا عبدالحفیظ مکی کو تحفے بھی دیئے۔ پھر حضرت آرام کیلئے تشریف لے گئے، تو حضرت حقانی نے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے رخصت لی اور ہم لوگ واپس جامعہ ابوہریرہ پہنچ گئے۔